سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 4 ایس سی آر

ہملباری (مردہ) بذریعہ قانونی نمائندے

بنام

ناصرالدین پیر محمد اور دیگران

30 ستمبر 1997

[ایس۔ بی۔ مجمدار اور ایم۔ جگن ناتھ راو، جسٹسز]

پریزیڈنسی سمال کازکورٹس ایکٹ، 1882 : دفعہ 41۔

انڈین سیکسشن ایکٹ، 1925 : دفعہ 306۔

انڈین ایزمنٹ ایکٹ، 1882 : دفعہ 59۔

لائسنس - زیر التوا کارروائی کے دوران لائسنس یافتہ کی موت - کا اثر - جائیداد کے حقوق کی بازیابی کے لیے 1882 کے دفعہ 41 کے تحت کارروائی کا آغاز - کارروائی کے التوا کے دوران لائسنس یافتہ کی موت - عدالت عالیہ نے کہا کہ کارروائی کا تعلق ذاتی وجہ سے نہیں ہے - لائسنس دہندہ کی موت سے کارروائی ختم نہیں ہوتی - لائسنس یافتہ کے قانونی ورثاء کی سپریم کورٹ میں اپیل - عدالت عالیہ کی طرف سے لیا گیا نقطہ نظر کے ساتھ کوئی قصور نہیں پایا جاسکتا ہے - ایک بار جب لائسنس ختم کر دیا جاتا ہے تو، واپسی کا حق لائسنس دہندہ کے لیے باقی رہتا ہے اور جو بھی لائسنس دہندہ کی موت کے بعد جائیداد میں مداخلت کرتا ہے وہ لائسنس دہندہ کے دعوے کا جواب دینے کا ذمہ دار ہوگا - اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس طرح کی وجہ کارروائی لائسنس دہندہ کے خلاف ذاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی مر جاتی ہے۔

چنان بنام رنجیت ہمال، اے آئی آر (1931) مدراس 216، ناقابل اطلاق تھا۔

ایم۔رنگناتھم پلائی بنام ٹی۔گووندراجولونائیڈو (1950) 2 ایم ایل جے 280 نے اس سے اتفاق نہیں کیا۔

ہریندر بھوشن بنام پورن چندر، (1943) 52 سی ڈبلیو این 843 اور مسز سکین بائی بنام سالے بائی حسنالی، اے آئی آر (1967) بمبئی 9 کی منظوری دی گئی۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 17918 آف 1997۔

1992 کے سی آر اے نمبر 1231 میں گجرات عدالت عالیہ کے 16.7.97 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کی طرف سے یشنک ادھیارو اور سنجے کپور۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

درخواست گزاروں کے وکیل کو سننے کے بعد، ہم عدالت عالیہ کی طرف سے غیر قانونی حکم میں اختیار کردہ استدلال سے متفق ہیں۔مسٹر ادھیارو، درخواست گزاروں کے فاضل وکیل نے سختی سے دعوی کیا کہ مبینہ لائسنس دہندہ کی موت پر ٹرائل کورٹ کے سامنے کارروائی زیر التواء ہے۔اس مقصد کے لیے انہوں نے چنان بمقابلہ رنجیتمل، اے آئی آر (1931) مدراس 216 میں مدراس ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے پر سختی سے انحصار کیا۔ایزمنٹ ایکٹ کے دفعہ 59 جائیداد کے ساتھ منسلک نہیں ہے، یہ قابل منتقلی یا وراثت نہیں ہے اور ایک بار جب لائسنس دینے والے کے ساتھ جائیداد کے حصے یا لائسنس یافتہ کی موت ہو جاتی ہے، تو لائسنس ختم ہو جاتا ہے۔سخت الفاظ میں کہا جائے تو یہ فیصلہ موجودہ کیس کے حقائق پر کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا کیونکہ

مبینہ طور پر لائسنس دہندہ کی موت ہو چکی ہے جو پریزیڈنسی سمال کازکورٹس ایکٹ 1882 کے دفعہ 41 کے تحت زیر التواء ہے (جس کے بعد اسے 'ایکٹ' کہا جائے گا)۔ تاہم، اس نے مدراس ہائی کورٹ کے بعد کے فیصلے سے بہتر رزق کی تلاش کی جو ایم رنگناتھم پلائی بمقابلہ ٹی گووندراجلو نائیڈو، (1950) 2 ایم ایل جے 280 کے معاملے میں ایک ماہر واحد جج کے ذریعہ پیش کیا گیا تھا۔ مذکورہ فیصلہ، یقیناً، ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 41 کے تحت کارروائی کے حوالے سے پیش کیا گیا۔ مذکورہ فیصلے میں ہائی کورٹ مدراس کے فاضل جج نے موقف اختیار کیا ہے کہ ایک بار لائسنس دہندہ کی جانب سے مبینہ لائسنس دہندہ کے خلاف ایکٹ کی دفعہ 41 کے تحت سمری کارروائی شروع کر دی جائے اور اگر لائسنس دہندہ کی موت ہو جاتی ہے تو اس کے ورثاء کے خلاف کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ اور کارروائی ختم ہو گئی۔ مذکورہ نتیجے پر پہنچنے کے لیے فاضل جج نے کلکتہ ہائی کورٹ کے ہیریندر بھوشن بمقابلہ پورن چندر، (1948) 52 سی ڈبلیو این 843 کے متضاد نقطہ نظر سے اختلاف کیا ہے۔ ہماری نظر میں، عالم جج کا مذکورہ فیصلہ احترام کے ساتھ چلتا ہے۔ ہندوستانی جانشینی ایکٹ کی دفعہ 306 کی شق کے خلاف ہے جو کسی شخص کے ساتھ مرنے والی ذاتی نوعیت کی کارروائی کی صرف محدود وجوہات سے متعلق ہے۔ جب ایک لائسنس دہندہ مبینہ لائسنس دہندہ سے قبضہ مانگتا ہے اگرچہ خلاصہ انداز میں، وہ غیر منقولہ جائیداد کی بحالی کا مطالبہ کرتا ہے جسے لائسنس کی کرنسی کے دوران لائسنس دہندہ کو استعمال کرنے کی اجازت تھی۔ ایک بار جب لائسنس ختم کر دیا جاتا ہے، تو ظاہر ہے کہ واپسی کا حق لائسنس دہندہ کے لیے باقی رہ جاتا ہے اور جو بھی لائسنس دہندہ کی موت کے بعد جائیداد میں مداخلت کرتا ہے وہ ظاہر ہے کہ لائسنس دہندہ کے دعوے کا جواب دینے کا ذمہ دار ہوگا اور ان کارروائیوں میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس طرح کی کارروائی لائسنس یافتہ کے خلاف ذاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی مر جاتی ہے۔

لہٰذا ہمارے خیال میں مدراس عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کے فیصلے کو اس قانون کی اسکیم پر برقرار نہیں رکھا جا سکتا اور اس کے برعکس مذکورہ فیصلے میں کلکتہ عدالت عالیہ نے جو نظریہ پیش کیا ہے وہ درست ہے۔ اسی سوال کی جانچ بمبئی عدالت عالیہ کی ایک ڈویژن بنچ نے مسز سا کن بائی بنام سالے بائی حسنالی، اے آئی آر (1967) بمبئی 9 ۔ کے ۔ کے ۔ دیسائی، جسٹس کے معاملے میں اپنے فیصلے میں کی تھی نے ڈویژن بنچ کی طرف سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

"انہوں نے کہا کہ پریزیڈنسی سمال کاز کورٹس ایکٹ کی دفعہ 41 کے تحت جائیداد کے حقوق کو نافذ کرنے اور جائیدادوں کی وصولی کے لئے کارروائی کی جاتی ہے۔ یہ کارروائیاں ذاتی وجوہات سے متعلق نہیں ہیں اور یہ کارروائی میں کسی فریق کی موت کے ساتھ نہیں مرتے ہیں چاہے وہ درخواست دہندہ ہو یا مخالف"۔

عدالت عالیہ نے بھی اس سلسلے میں انڈیا جانشینی ایکٹ کی دفعہ 306 کی واضح طور پر مضبوط انحصار کیا۔ اس کے پیش نظر بمبئی عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے میں دفعہ 41 کے دائرہ کار اور دائرہ کار کا صحیح تجزیہ کیا گیا ہے۔ نتیجتاً، گجرات عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کے اس فیصلے میں کوئی غلطی نہیں پائی جا سکتی، جسے ہمارے سامنے پیش کیا گیا تھا، جب انہوں نے اسی طرح کا موقف اختیار کیا تھا جو بمبئی عدالت عالیہ نے اس سلسلے میں اختیار کیا تھا۔

نتیجتاً، یہ خصوصی اجازت کی درخواست کسی بھی میرٹ سے عاری ہے اور اسے مسترد کرنا پڑتا ہے۔ تاہم، ایسا کرنے سے پہلے، درخواست گزاروں کے وکیل کی ایک درخواست کو نوٹ کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ درخواست گزار بہت غریب لوگ ہیں، وہ احاطے میں رہ رہے ہیں کیونکہ ان کے روٹی کمانے والے کی طویل عرصے سے موت ہو چکی ہے اور انہیں دیکھ بھال کے لئے بھی بہت کم رقم مل رہی ہے۔ لہٰذا، ان کے مطابق، اگر مدعا علیہان درخواست گزاروں کے ساتھ کوئی قابل قبول تصفیہ کرنا چاہتے ہیں تو اس سے درخواست گزاروں کی پریشانیوں میں کمی آئے گی۔ لہٰذا اس درخواست پر مدعا علیہان کو نوٹس جاری کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے تاکہ ایک دوستانہ تصفیے کے امکانات کا جائزہ لیا جا سکے۔

نوٹس کو چھ ہفتوں کے بعد قابل واپسی بنا دیا جاتا ہے۔ اگلے احکامات تک قبضے کے حکم پر عبوری روک رہے گی۔

ٹی این اے

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:39
I am the author of this document